مطالعہ حدیث کورس

معاشی معاملات

www.KitaboSunnat.com

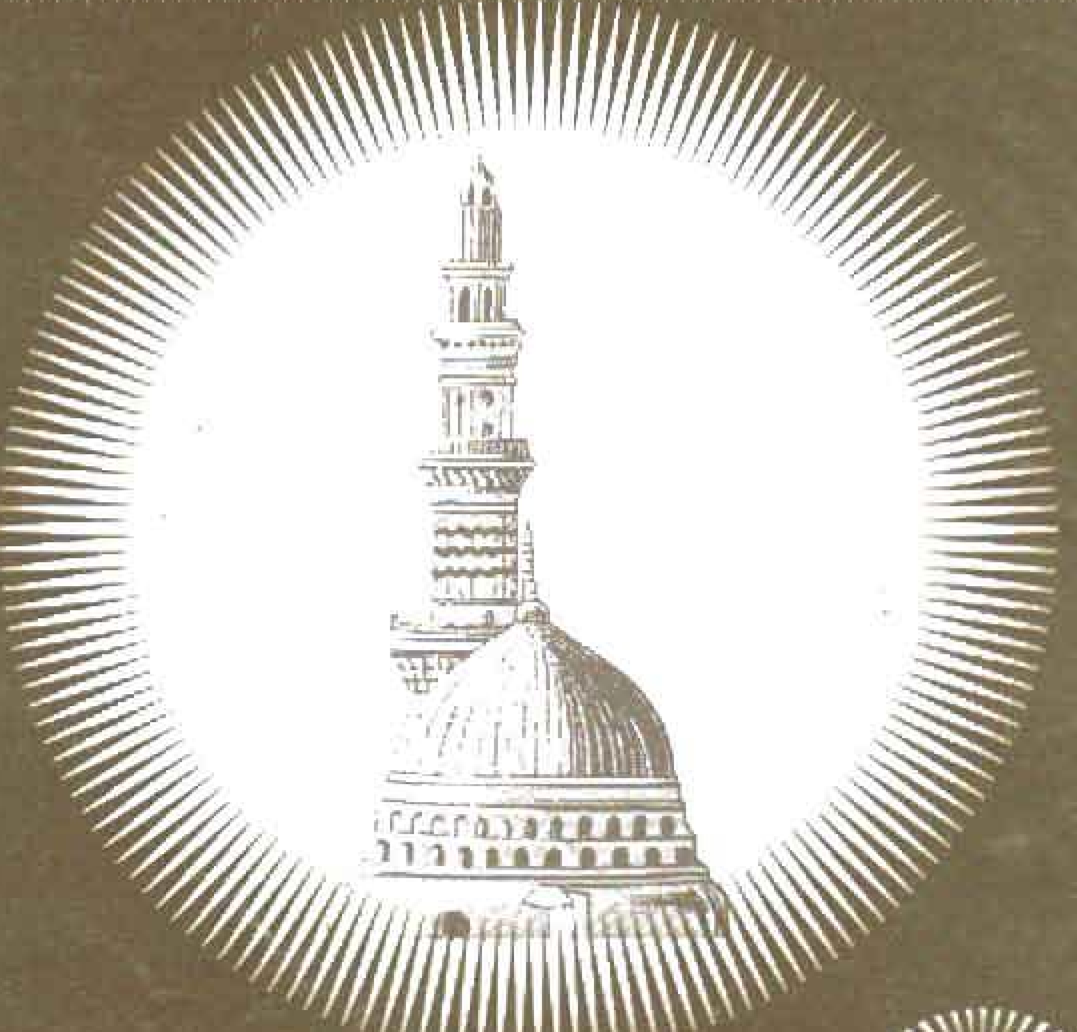

22

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ حدیث خط وکتابت کورس

معاشی معاملات

یونٹ (۲۲)

شعبہ اسلامی خط وکتابت کورسز دعوۃ اکیڈمی'
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
پوسٹ بکس نمبر 1485
فون :54-9261751
فیکس :261648, 250821
ای میل :dawah@isb.compol.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کورس .... مطالعہ حدیث

یونٹ نمبر 22

مؤلف .... مولانا حبیب الرحمان

ناشر .... دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان

مطبع .... ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

سن اشاعت .... 2000ء۔1421ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

پیش لفظ	۵
تعارف یونٹ	۷
آیات قرآنی	۹
احادیث نبویؐ	۱۱
جو چیز موجود نہ ہو اس کی خرید و فروخت نہ کی جائے	۱۱
کسی چیز کو خرید کر مگر قبضہ لینے کے بعد فروخت نہ کیا جائے	۱۱
عیب چھپانے کی سخت ممانعت اور وعید	۱۳
بیچنے والے یا خریدنے والے کی ناواقفی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ممانعت	۱۴
پھلوں کی فصل تیاری سے پہلے نہ بیچی‘ خریدی جائے	۱۵
چند سالوں کے لیے باغوں کی فصل کا ٹھیکہ نہ دیا جائے	۱۷
دھوکہ دہی اور نمائشی خریدار بن کر قیمت بڑھانے کی ممانعت	۱۸
اجارہ	۱۹
عاریت	۲۱
وہ چیزیں جن کا ہدیہ قبول کرنا چاہیے	۲۱
ہدیہ دے کر واپس لینا بڑی مکروہ بات ہے	۲۳
کن لوگوں کو ہدیہ لینا منع ہے	۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سود کی ممانعت	۲۵
سود خور کا عبرت ناک انجام	۲۶
سود کی مختلف شکلیں	۲۸
ناجائز وصیت کی سزا دوزخ ہے	۳۰
وراثت سے محروم کرنا	۳۱
وارث کے حق میں وصیت ناجائز ہے	۳۲
وصیت کی آخری حد	۳۲
خلاصہ کلام	۳۴
مصادر و مراجع	۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

یہ مطالعہ حدیث کورس کا بائیسواں یونٹ ہے' اس کا عنوان بھی معاشی معاملات ہے۔ اس یونٹ میں خرید و فروخت سے متعلق رسول اکرم ﷺ کی اہم ہدایات اور تعلیمات ذکر کی گئی ہیں اور سود و رشوت کی حرمت احادیث نبویؐ کی روشنی میں واضح کی گئی ہے۔

اللہ تعالی نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے اور سب سے آخر میں خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ سے جس طرح انسانوں کو یہ ہدایت دی کہ اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک (اللہ سبحانہ و تعالی) کے بارے میں کیا عقیدہ رکھیں اور کس طرح اس کی بندگی کریں اور عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت کے متعلق وضاحت فرمائی' اور یہ بتایا کہ کون سے اعمال ان کی دنیوی اور اخروی زندگی کے لیے تباہ کن ہیں۔ اسی طرح اس نے خرید و فروخت' صنعت و تجارت' محنت مزدوری اور ان معاشی معاملات کے بارے میں جو بظاہر انسان کی خالص دنیوی ضرورتیں معلوم ہوتی ہیں' ان اصولوں اور طریقوں کی رہنمائی فرمائی جن میں انسان کی دنیوی اور اخروی فلاح پنہاں ہے۔

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کاروباری معاملات سے متعلق شریعت محمدی کے احکام کی پابندی محض دنیاداری نہیں ہے بلکہ عین دین ہے۔ جس طرح نماز روزہ اور ذکر و تلاوت پر اجر و ثواب اور جنت کے درجات عالیہ کا وعدہ ہے' اسی طرح معاشی معاملات میں جائز و ناجائز کی تمیز کرنا' حلال و حرام کا فرق کرنا' جائز ذرائع سے دولت کا حصول اور شریعت کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق دولت خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس کی عبادت ہے' بلکہ حرام کھانے والے کی دیگر عبادات بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس یونٹ کا مطالعہ کرنے سے اپ اس حقیقت کو اچھی طرح جان سکتے ہیں کہ اسلام صرف اخروی فلاح ہی کا ضامن نہیں ہے بلکہ دنیوی فلاح کا بھی ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے دنیا میں بھی عزت و دولت اور راحت و سکون ملتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی نگاہ میں مذموم وہ چیزیں ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتی ہیں اور جو دینی تقاضوں کو پورا کرنے میں رکاوٹ بنتی ہیں لیکن جو چیزیں دین کے تقاضوں کو پورا کرنے میں مدد و معاون ہوں وہ پسندیدہ اور مطلوب ہیں۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ خرید و فروخت اور کاروبار سے متعلق اسلامی اصولوں سے آگاہی بھی حاصل کریں گے اور اس قابل ہو سکیں گے کہ آپ زندگی کے اس پہلو کے متعلق اسلامی تعلیمات پر گفتگو کر سکیں اور خود بھی ان اصولوں پر عمل کریں اور عوام الناس کی بھی کاروباری معاملات میں رہنمائی کریں تاکہ وہ اسلام کے معاشی نظام سے آگاہ ہو جائیں اور تمام مفاسد سے بچ سکیں جن میں آج ہمارے کاروبار کرنے والے بھائی مبتلا ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی

۱۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۔

(الاعراف ۷: ۳۲)

"اے نبیؐ! ان سے پوچھو، کس نے حرام کر دیا اللہ کی اس زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی ہے اور رزق کی عمدہ چیزوں کو؟"

۲۔ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۔ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝

(المائدہ ۵: ۸۸)

"اور کھاؤ ان چیزوں میں سے جو اللہ نے تم کو بخشی ہیں حلال اور پاکیزہ، اور بچے رہو اس اللہ کی ناراضی سے جس پر تم ایمان لائے ہو۔"

۳۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (البقرہ ۲: ۱۶۸)

"لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں ہے حلال اور پاک، اور شیطان کے طریقوں کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

۴۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (الاعراف ۷: ۳۱)

"کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ گزرو، اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

۵۔ وَرَهْبَانِيَّةَ ۔ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ (الحدید ۵۷: ۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور رہبانیت انھوں نے (یعنی عیسیٰؑ ابن مریمؑ کے پیرووں نے) خود ایجاد کرلی۔ ہم نے وہ ان پر نہیں لکھی تھی، مگر صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش (ان پر لازم کی تھی) تو انھوں نے اس کا لحاظ نہ کیا جیسا کہ اس کا حق تھا۔"

٦. يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ

(الاعراف ۷: ۱۵۷)

"وہ (رسولؐ) ان کو بھلائی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے، پاک چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتا ہے، اور وہ بوجھ اور بندشیں ان پر سے اتارتا ہے جن سے وہ لدے اور جکڑے ہوئے تھے۔"

۷۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○ وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

(البقرہ ۲: ۲۷۸ ۔ ۲۸۰)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور جو سود وصول طلب رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ لیکن اگر تم ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور رسول کی طرف سے اعلانِ جنگ قبول کرو۔ اور اگر توبہ کرلو تو تمھیں اپنے اصل مال واپس لینے کا حق ہے۔ نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر تمہارا قرض دار تنگ دست ہو تو اس کی آسودگی تک اسے مہلت دو۔ اور اگر معاف کردو تو یہ تمہارے ہی لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبویؐ

جو چیز موجود نہ ہو اس کی خرید و فروخت نہ کی جائے

۱۔ عن حکیم بن حزام قال نھانی رسول اللہ ﷺ ان ابیع مالیس عندی

(جامع ترمذی: کتاب البیوع)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس سے منع فرمایا کہ جو چیز میرے پاس موجود نہیں ہے میں اس کی فروخت کا کسی سے معاملہ کروں۔

مفہوم:

۱۔ جس چیز کی فروخت کرنا یا خریدنا مقصود ہو وہ فروخت کرنے اور خریدنے والے کے پاس موجود ہونی چاہیے اگر وہ ان کے پاس موجود نہیں ہے تو ایسی صورت میں رسول اکرم ﷺ نے غیر موجودہ چیز کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

۲۔ خرید و فروخت کی ہر وہ صورت ممنوع ہے جس میں غیر یقینی صورتحال ہو' کیونکہ اس غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے بعد میں کسی قسم کا نزاع اور جھگڑا پیدا ہو سکتا ہے۔

۳۔ کسی چیز کے غیر موجود ہونے کی صورت میں بھی اس بات کا امکان ہے کہ بیچنے والا وہ چیز فراہم نہ کر سکے یا فراہم تو ہو جائے مگر خریدار کو پسند نہ ہو۔

کسی چیز کو خرید کر مگر قبضہ لینے سے پہلے فروخت نہ کیا جائے

عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ (مسلم: کتاب البیوع)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص غلہ (وغیرہ) خریدے تو جب تک اس کو اپنے قبضہ میں نہ لے لے اس وقت تک کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت نہ کرے۔“

مفہوم:

۱۔ اس حدیث میں ”طعام“ یعنی غلہ کا ذکر کیا گیا ہے لیکن اس سے تمام منقولہ اَموال مراد ہیں۔

۲۔ اس حکم کا مقصد بھی یہی ہے کہ بائع اور مشتری (بیچنے والا اور خریدار) کے درمیان کسی قسم کا جھگڑا پیدا نہ ہو۔

عن علی قال نھی رسول اللہ ﷺ عن بیع المضطر وعن بیع الغرر وعن بیع الثمرة قبل ان تدرك (ابو داود: کتاب البیوع)

حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ”مضطر“ کی خرید و فروخت سے' اور ایسی چیز کی بیع سے جس کا ملنا یقینی نہ ہو اور پھلوں کی تیاری سے پہلے ان کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔“

مفہوم:

۱۔ بعض اوقات آدمی فقر و فاقہ یا کسی حادثہ کی وجہ سے یا کسی ناگہانی پریشانی میں گھر جانے کی وجہ سے اپنی کوئی چیز بیچنے کے لیے یا کھانے وغیرہ کی کوئی چیز خریدنے کے لیے سخت مجبور اور ”مضطر“ ہوتا ہے' ایسے وقت بے درد تاجر اس شخص کی مجبوری اور اضطراری حالت سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

۲۔ ایسے مجبور و مضطر آدمی کے ساتھ خرید و فروخت کا تاجرانہ معاملہ نہ کیا جائے کہ اونے پونے داموں میں اس کا مال خرید لیا جائے بلکہ اس بھائی کے ساتھ ہمدردی کی جائے اور اس چیز کی جائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیمت اس کو دی جائے۔

۳۔ دوسری چیز جس سے اس حدیث میں ممانعت فرمائی گئی ہے "بیع غرر" ہے یعنی ایسی چیز کی بیع جو فروخت کرنے والے کے ہاتھ میں نہیں ہے اور اس کا ملنا یقینی نہیں ہے' جیسے کہ کوئی جنگل کے ہرن کی یا کسی پرندے کی یا دریا کی مچھلی کو اس امید پر فروخت کرے کہ میں شکار کر کے فراہم کر دوں گا۔ یہ "بیع غرر" ہے اور اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے' کیونکہ بیچی جانے والی چیز نہ بائع کے پاس موجود ہے اور نہ اس کا ملنا یقینی ہے اور مل بھی جائے تو نوعیت کے بارے میں نزاع واختلاف کا خطرہ ہے۔

۴۔ تیسری چیز جس کی اس حدیث میں ممانعت فرمائی گئی ہے وہ تیار ہونے سے پہلے پھلوں کی فصل کی فروخت ہے۔ اس کی تشریح آگے آرہی ہے۔

عیب چھپانے کی سخت ممانعت اور وعید

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ مرعلی صبرۃ طعام فادخل یدہ فیھا فنالت اصابعہ بللاً فقال ما ھذا یاصاحب الطعام؟ فقال اصابتہ السماء یا رسول اللہ قال افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس' من غش فلیس منا (مسلم: کتاب البیوع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے (جو ایک دوکاندار کا تھا) آپؐ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر کے اندر داخل کیا' تو آپ کی انگلیوں نے گیلا پن محسوس کیا آپ نے اس غلہ فروش دکاندار سے فرمایا کہ (تمہارے ڈھیر کے اندر) یہ تری اور نمی کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! غلہ پر بارش کی بوندیں پڑ گئی تھیں (تو میں نے اوپر کا بھیگ جانے والا غلہ نیچے کر دیا) آپ نے فرمایا کہ اس بھیگے ہوئے غلہ کو تم نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رہنے دیا تاکہ خریدنے والے لوگ دیکھ سکتے۔ (سن لو) جو آدمی دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نہیں ہے۔"

عن واثلة بن الاسقع قال سمعت رسول اللهﷺ یقول من باع عیبا ولم ینبه لم یزل فی مقت الله اولم تزل الملئکة تلعنه (ابن ماجه : کتاب البیوع)

"حضرت واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے کہ میں نے خود سنا رسول اللہﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ : جس شخص نے کوئی عیب والی چیز کسی کے ہاتھ فروخت کی اور خریدار کو وہ عیب نہیں بتایا تو اس پر ہمیشہ خدا کا غضب رہے گا' یا آپ نے یہ فرمایا : کہ اللہ کے فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

مفہوم :

۱۔ معاشی انصاف کے قیام کے لیے اسلام صرف قوانین پر انحصار نہیں کرتا بلکہ اس معاملہ میں وہ سب سے بڑھ کر جس چیز کو اہمیت دیتا ہے وہ یہ ہے کہ ایمان' عبادات' تعلیم اور اخلاقی تربیت کے ذریعہ سے انسان کو اندر سے بدلا جائے اور اس کی ذہنیت اور سوچ ایک مادہ پرست کی سوچ سے بالکل مختلف ہو۔

۲۔ جب اس سے کام نہ چلے تب اسلام قانون کی طاقت استعمال کرتا ہے۔

بیچنے والے یا خریدنے والے کی ناواقفی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ممانعت

عن ابی هریرة قال قال رسول اللهﷺ لا تلقوا الجلب فمن تلقاه فاشتری منه فاذا اتی سیده السوق فهو بالخیار (مسلم : کتاب البیوع)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غلہ وغیرہ لانے والے قافلہ سے مال خریدنے کے لیے آگے جا کر نہ ملو' جس تاجر نے آگے جا کر راستہ ہی میں سودا کیا اور مال خرید لیا تو مال کا مالک جب بازار پہنچے تو اسے اختیار ہو گا (کہ چاہے تو وہ معاملہ فسخ کر دے)"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ لوگ غلہ وغیرہ ضروریات کی چیزیں باہر سے لا کر شہروں کے بازاروں میں فروخت کرتے تھے اور یہ چھوٹے بڑے قافلوں کی شکل میں آتے تھے' (ان تجارتی قافلوں کو "جلب" کہا جاتا تھا)۔

۲۔ چالاک تاجر ایسا کرتے تھے کہ بازار اور منڈی پہنچنے سے بہت پہلے راستہ ہی میں ان کے پاس پہنچ کر مال کا سودا کر لیتے تھے' اس میں اس کا بہت امکان ہوتا تھا کہ بازار کے بھاؤ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے باہر سے مال لانے والے اپنا مال ان تاجروں کے ہاتھ سستے داموں بیچ دیں اور اس سے ان کو نقصان پہنچے۔

۳۔ اس سے بڑی دوسری خرابی اس طریقہ میں یہ تھی کہ باہر سے آنے والا سارا غلہ اور دیگر سامان ان چالاک سرمایہ دار تاجروں کے ہاتھ میں چلا جاتا تھا' پھر یہ اس کو عام صارفین کے ہاتھ من مانے داموں پر بیچتے اور زیادہ سے زیادہ نفع کماتے۔ اگر مال بازار میں آکر بکتا تو آنے والوں کو بھی مناسب قیمت ملتی اور عام ضرورت مند بھی مناسب داموں پر خرید سکتے۔

۴۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں ہدایت فرمائی کہ غلہ وغیرہ لانے والوں سے بازار پہنچنے سے پہلے راستہ میں جا کر خریداری نہ کی جائے اور اگر اس طرح کسی نے کوئی سودا کیا تو مال لانے والا اگر بازار پہنچ کر محسوس کرے کہ بازار کے بھاؤ سے بے خبری کی وجہ سے اس کو دھوکا اور نقصان ہو گیا تو اس کو معاملہ فسخ کر دینے کا اختیار ہے۔

پھلوں کی فصل تیاری سے پہلے نہ بیچی' خریدی جائے

عن عبد اللہ بن عمر قال نہی رسول اللہ ﷺ عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحھا نہی البائع والمشتری' وفی روایہ لمسلم نہی عن بیع النخل حتی تزھو وعن السنبل حتی یبیض ویامن العاھۃ (صحیح مسلم: کتاب البیوع)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیچنے والے اور خریدنے والے کو پھلوں کی خرید و فروخت سے اس وقت تک منع فرمایا ہے جب تک کہ ان میں پختگی نہ آجائے۔

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے کھجوروں کی فروخت سے منع فرمایا جب تک کہ ان پر سرخی نہ آجائے اور (کسی کھیتی) کی بالوں کی فروخت سے جب تک اس پر سفیدی نہ آجائے اور تباہی کا خطرہ جاتا نہ رہے۔

مفہوم :

۱۔ جس طرح ہمارے ملک کے بعض علاقوں میں آم کے باغ، آم تیار ہونے سے بہت پہلے ہی فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح **مدینہ** منورہ اور عرب کے پیداواری علاقوں میں کھجور یا انگور کے باغات اور درختوں کے پھل تیاری سے پہلے فروخت کر دیے جاتے تھے اور کھیتوں میں پیدا ہونے والا غلہ بھی تیاری سے پہلے فروخت کر دیا جاتا تھا۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی۔ کیونکہ اس میں خطرہ اور امکان ہے کہ فصل پر کوئی آفت آجائے مثلاً تیز آندھیاں یا آسمان سے گرنے والے اولے غلہ کو یا پھلوں کو ضائع کر دیں یا ان میں کوئی خرابی اور بیماری پیدا ہو جائے تو خریدنے والے کو بہت نقصان پہنچ جائے گا اور اس بات کا بھی خطرہ ہے کہ قیمت کی ادائیگی کے بارہ میں فریقین میں نزاع اور جھگڑا پیدا ہو جائے۔

۳۔ اس خرید و فروخت میں یہ کھلے ہوئے مفاسد اور خطرات ہیں جن کی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی۔ آگے بعض احادیث میں اس کی مزید وضاحت آرہی ہے۔

عن انس قال نهى رسول الله ﷺ عن بيع الثمار حتى تزهى ' قيل وما تزهى؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال حتی یحمر، وقال ارأیت اذا منع اللہ الثمرۃ بمایا خذ احدکم مال اخیہ

(مسلم: کتاب البیوع)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ ان پر رونق آجائے، عرض کیا گیا کہ رونق آجانے سے کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ سرخی آجائے۔ (اس کے بعد) آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ پھل عطا نہ فرمائے (یعنی حکم خداوندی کسی آفت سے پھل تیار ہونے سے پہلے ضائع ہو جائیں) تو بیچنے والا کس چیز کے عوض میں (خریدنے والے) اپنے بھائی سے مال وصول کرے گا۔

مفہوم:

۱۔ اگر پھل میں ایسا نقصان ہو گیا ہے کہ خریدار کو کچھ بھی نہیں بچا، سب برباد ہو گیا تو باغ فروخت کرنے والے کو چاہیے کہ قیمت بالکل نہ لے اور لے چکا ہے تو واپس کر دے اور اگر ایسا نہیں بلکہ کچھ نقصان ہو گیا ہے تو اس کا لحاظ کر کے قیمت میں تخفیف اور کمی کر دے۔

۲۔ ان احکام کی روح یہ ہے کہ ہر ایک کی خیر خواہی اور مناسب حد تک ہر ایک کے مفاد کی حفاظت کی جائے۔

چند سالوں کے لیے باغوں کی فصل کا ٹھیکہ نہ دیا جائے

عن جابر قال نھی رسول اللہ ﷺ عن بیع السنین و امر بوضع الجوائح

(مسلم: کتاب البیوع)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ نے (باغ کو) چند سالوں کے لیے فروخت کرنے سے منع فرمایا اور آپؐ نے حکم دیا ناگہانی آفات (کے نقصان) کو وضع کر دینے کا۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ باغ کی فصل کئی سال کے لیے فروخت کرنے سے اسی لیے منع فرمایا گیا کہ معلوم نہیں کہ پھل آئے گا بھی یا نہیں اور باقی رہے گا یا خدانخواستہ کسی ناگہانی حادثہ کا شکار ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں خریدار کو سخت نقصان پہنچے گا اور وہ قیمت ادا کرنا نہ چاہے گا جس سے نزاع اور جھگڑا پیدا ہو گا جو سو خرابیوں کی جڑ ہے۔

۲۔ دوسرا حکم اس حدیث میں یہ دیا گیا کہ اگر باغ کی فصل فروخت کی گئی اور پھلوں پر کوئی آفت آ گئی تو باغ کے مالک کو چاہیے کہ نقصان کا لحاظ کر کے قیمت میں کمی اور تخفیف کر دے۔

۳۔ ظاہر ہے کہ ان سب احکام کا مقصد اہل معاملہ کی خیر خواہی اور ان کو باہمی اختلاف و نزاع سے بچانا اور ایک دوسرے کی ہمدردی و غمخواری اور ایثار و قربانی کا عادی بنانا ہے۔

دھوکہ دہی اور نمائشی خریدار بن کر قیمت بڑھانے کی ممانعت

"عن ابی ھریرة ان رسول اللهﷺ قال لا تلقوا الرکبان لبیع و لا یبع بعضکم علی بیع بعض و لا تناجشوا و لا یبع حاضر لباد و لا تصروا الا بل و الغنم فمن ابتاعھا بعد ذالك فھو بخیر النظر ین بعد ان یحلبھا ان رضیھا امسکھا و ان سخطھا ردھا و صاعا من تمر (مسلم : کتاب البیوع)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلہ وغیرہ لانے والے قافلہ والوں سے مال خریدنے کے لیے آگے جا کے نہ ملو، اور تم میں سے کوئی اپنے دوسرے بھائی کے بیع کے معاملہ میں اپنے معاملہ بیع سے مداخلت نہ کرے، قیمت بڑھانے کا کام نہ کیا جائے، اور شہری تاجر بدویوں کا مال اپنے پاس رکھ کر بیچنے کا کام نہ کریں اور (بیچنے کے لیے) اونٹنی یا بکری کے تھنوں میں دودھ جمع نہ کیا جائے۔ اگر کسی نے ایسی اونٹنی یا بکری خریدی تو اس کا دودھ دوہنے کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو اختیار ہے اگر پسند ہو تو اپنے پاس رکھے اور اگر ناپسند ہو تو واپس کر دے اور (جانور کے مالک کو) ایک صاع (قریباً ۴ سیر) کھجوریں بھی دیدے۔

مفہوم:

۱۔ قافلہ والوں سے راستہ میں مال خریدنے کی ممانعت کی وجوہات کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

۲۔ بیع کے معاملہ میں مداخلت یہ ہے کہ ایک شخص سو روپے میں کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے اور بیچنے والا بھی اس قیمت پر دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے لیکن ایک تیسرا شخص یہ کہے کہ یہ چیز میں ایک سو بیس روپے میں خریدنے کے لیے تیار ہوں' یہ طریقہ اسلام کی نگاہ میں ناپسندیدہ ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے۔

۳۔ قیمت بڑھانے سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سودے کا نمائشی خریدار بن کر قیمت بڑھاتا رہے لیکن حقیقت میں خریدنے کا ارادہ نہ ہو۔

۴۔ بیچنے سے قبل گائے' بھینس یا بکری کے تھنوں میں دودھ جمع رہنے سے بھی خریدار کو دھوکہ ہوتا ہے اس لیے اس کی ممانعت ہے۔

اجارہ

عن ابی ہریرۃ قال مابعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت؟ فقال نعم کنت ارعی علی قراریط لاھل مکۃ **(بخاری : کتاب الاجارۃ)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی پیغمبر بھیجے سب نے بکریاں چرائی ہیں' صحابہ نے عرض کیا اور حضرت آپؐ نے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے بھی بکریاں چرائی ہیں' میں چند قیراط پر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔"

مفہوم:

۱۔ کسی کو اجرت اور مزدوری دے کر اپنا کام کرانا یا استعمال کے لیے کسی کو اپنی چیز دے کر اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرایہ لینا شریعت اور فقہ کی زبان میں اجارہ' کہلاتا ہے اور یہ ان معاملات میں سے ہے جن پر انسانی تمدن کی بنیاد قائم ہے۔

۳۔ مزدور کے حقوق کے بارے میں تفصیلات دوسری احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔

عن عبد الله بن عمر ان رسول اللہ ﷺ اعطی خیبر الیهود ان یعملوها و یزرعوها ولهم شطرما یخرج منها **(البخاری: کتاب البیوع)**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے (فتح خیبر کے بعد) خیبر کی زمین وہاں کے یہودیوں ہی کے سپرد کردی' اس شرط پر کہ وہ محنت کریں اور کاشت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ ان کا ہو۔

مفہوم :

۱۔ یہ حدیث الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ صحیح مسلم میں بھی ہے۔ اس میں صراحت کے ساتھ اس کا بھی ذکر ہے کہ کاشت والی زمینوں کے علاوہ خیبر کے نخلستان بھی رسول اللہ ﷺ نے اس شرط پر وہاں کے یہودیوں کے سپرد کردیے تھے کہ ان کی پیداوار کا نصف ان کو ملے۔ یہ گویا بٹائی کا معاملہ تھا۔

۲۔ بعض احادیث سے بظاہر یہ لگتا ہے کہ زمین بٹائی پر دینا درست نہیں ہے لیکن ابن عباسؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان احادیث کا مقصد بٹائی کا معاملہ کرنے کی ممانعت نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام کو اس بات کی ترغیب دینا مقصود تھا کہ وہ اپنی زائد از ضرورت زمین دوسروں کو بلا معاوضہ دے دیں۔

۳۔ بٹائی کی ہر وہ صورت جائز ہے جس میں فریقین میں سے کسی ایک کے نقصان کا خطرہ نہ ہو' اگر کسی ایک فریق کے نقصان کا خطرہ ہو تو پھر بٹائی کی وہ صورت جائز نہیں ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاریت

عن امیة بن صفوان عن ابیه ان النبیﷺ استعار منه ادراعه یوم حنین فقال اغصبا یا محمد؟ قال بل عارة مضمونة (ابو داود: کتاب البیوع)

حضرت امیہ بن صفوان اپنے والد صفوان بن امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر ان کی زرہیں ان سے مانگیں (یعنی آپ نے ان سے فرمایا کہ اپنی زرہیں جنگ میں استعمال کے لیے ہم کو دے دو) تو صفوان نے (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کہا کہ کیا (میری زرہیں) غصب کے طور پر لینا چاہتے ہو؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ عاریت کے طور پر (لینا چاہتا ہوں) جس کی واپسی کی ذمہ داری ہے۔“

مفہوم:

۱۔ غصب کے طور پر لینے سے مراد یہ ہے کہ چونکہ تم فاتح ہو اور قوت واختیار تمہارے ہاتھ میں ہے اس لیے زبردستی لینا چاہتے ہو؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ نہیں، زبردستی نہیں لینا چاہتا ہوں۔

۲۔ اس حدیث سے عاریت یعنی کسی چیز کو ادھار لینے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ نبی ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں عاریت یا مانگی ہوئی چیز کی قانونی حیثیت بھی واضح کر دی ہے کہ اس کا واپس کرنا ضروری ہے۔

وہ چیزیں جن کا ہدیہ قبول کرنا چاہیے

عن ابی ھریرة قال رسول اللهﷺ، من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب الریح (ابو داؤد: کتاب الترجل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدیہ کے طور پر خوشبودار پھول پیش کیا جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو قبول کرے، رد نہ کرے کیونکہ وہ بہت ہلکی اور کم قیمت چیز ہے اور اس کی خوشبو باعث فرحت ہے۔"

مفہوم :

۱۔ پھول جیسی کم قیمت چیز بطور ہدیہ قبول کرنے سے اگر انکار کیا جائے تو اس کا بھی اندیشہ ہے کہ پیش کرنے والے بھائی کو خیال ہو کہ میری چیز کم قیمت ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کی گئی اور اس سے اس کی دل شکنی ہو۔

۲۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ "جس کو خوشبودار پھول کا ہدیہ دیا جائے وہ واپس نہ کرے کیونکہ خوشبودار پھول جنت کا تحفہ ہے۔"

۳۔ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے خود حضور ﷺ کا یہ معمول بھی منقول ہے کہ آپؐ خوشبو کا ہدیہ واپس نہیں فرماتے تھے۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ ثلث لا ترد الوسائد والدھن واللبن

(ترمذی: کتاب الادب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تین چیزیں (بالخصوص) ایسی ہیں جن کو رد نہیں کرنا چاہیے قبول ہی کر لینا چاہیے، تکیہ، تیل اور دودھ۔"

مفہوم :

۱۔ ان تینوں چیزوں کی خصوصیت یہی ہے کہ دینے والے پر ان کا زیادہ بار نہیں پڑتا اور جس کو دی جائیں وہ ان کو استعمال کر کے ان سے فائدہ اٹھاتا ہے جس سے دینے والے کا جی خوش ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اور بھی جو چیزیں اس حیثیت کی ہوں ان کو بھی انہی پر قیاس کر لینا چاہیے۔

ہدیہ دے کر واپس لینا بڑی مکروہ بات ہے

عن ابن عمروابن عباس ان النبی ﷺ قال لا یحل للرجل ان یعطی عطیة ثم یرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ، ومثل الذی یعطی العطیة ثم یرجع فیھا کمثل الکلب اکل حتی اذا اشبع قاع ثم عاد فی قیئه (ابو داود: کتاب الھبة)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی آدمی کے لیے یہ جائز اور درست نہیں ہے کہ وہ کسی کو کوئی چیز عطیہ کے طور پر دے پھر اس کو واپس لے۔ ہاں اگر باپ اپنی اولاد کو کچھ دے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے (یعنی اس کے لیے واپسی کی گنجائش ہے۔ کیونکہ اولاد پر باپ کا ہر طرح کا حق ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے ہدیہ اور عطیہ کی واپسی کی قباحت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) جو شخص ہدیہ اور عطیہ دے کر واپس لے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ اس نے ایک چیز کھائی، یہاں تک کہ جب خوب پیٹ بھر گیا تو اس کو قے کر کے نکال دیا، پھر اپنی اس قے ہی کو کھانے لگا۔"

مفہوم:

۱۔ ہدیہ واپس لینے والے کے فعل کی قباحت کو بیان کرنے کے لیے اس سے بہتر مثال نہیں ہو سکتی۔

۲۔ ہدیہ واپس لینے سے ہدیہ دینے کا جو مقصد ہے یعنی آپس میں محبت و خیر خواہی کے جذبات کو فروغ دینا، وہ ختم ہو جاتا ہے۔

کن لوگوں کو ہدیہ لینا منع ہے

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ، ھدایا الامام غلول (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام وقت (یعنی حاکم اور فرمانروا) کے ہدیے ''غلول'' (یعنی ایک طرح کی خیانت ورشوت اور ناجائز استحصال کی قسم سے) ہیں''

عن ابی امامة قال قال رسول اللہ ﷺ من شفع لاحد شفاعة فاھدی له ھدیة علیھا فقبلھا فقد اتی بابا عظیمًا من ابواب الربا (ابو داود: کتاب البیوع)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی شخص کے لیے (کسی معاملہ میں) سفارش کی تو اگر اس شخص نے اس سفارش کرنے والے کو کوئی ہدیہ پیش کیا اور اس نے اسے قبول کرلیا تو وہ سود کی ایک بڑی خراب قسم کے گناہ کا مرتکب ہوا۔

مفہوم:

۱۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہدیہ وہی قابل قبول ہے جو اخلاص کے ساتھ دیا گیا ہو اور اس میں ناپاک مقاصد کا شائبہ نہ ہو۔

عن عبداللہ ابن عمرؓ أن عمر أصاب أرضاً بخیبر فأتی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ ﷺ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منه فما تامرنی به فقال ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا فتصدق بھا عمرانه لایباع اصلھا ولا یوھب ولا یورث وتصدق بھا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیھا ان یاکل منھا بالمعروف اویطعم غیر متمول

(مسلم: کتاب الزکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' انھوں نے بیان فرمایا کہ: ''میرے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک قطعہ زمین ملی' تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے خیبر میں ایک قطعہ زمین ملی ہے (وہ نہایت نفیس اور قیمتی ہے) اس سے بہتر کوئی مالیت میں نے نہیں پائی آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ایسا کرو کہ اصل زمین کو محفوظ (یعنی وقف) کر دو اور (اس کی پیداوار اور آمدنی کو) صدقہ قرار دے دو۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کو (اسی طرح وقف کر دیا اور) فی سبیل اللہ صدقہ قرار دے دیا اور طے فرما دیا کہ یہ زمین کبھی بیچی جائے' نہ ہبہ کی جائے نہ اس میں وراثت جاری ہو' اور اس کی آمدنی فقیروں' مسکینوں اور اہل قرابت پر اور غلاموں کو آزاد کرانے کی مد میں اور جہاد کے سلسلہ میں اور مسافروں اور مہمانوں کی خدمت میں اللہ کے واسطے خرچ ہو اور جو شخص اس کا متولی اور منتظم ہو' اس کے لیے جائز ہے کہ وہ مناسب حد تک اس میں سے خود کھائے اور کھلائے' بشر طیکہ اس کے ذریعہ سے مال جوڑنے اور مال بنانے والا نہ ہو۔"

مفہوم :

۱۔ یہ حدیث وقف کے احکام میں بنیادی حیثیت کی حامل ہے۔

۲۔ جو چیز اللہ کی رضا کی خاطر کسی نیک مقصد کے لیے وقف کی گئی ہو وہ وقف کنندہ کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔

۳۔ وقف کے مصارف قریب قریب وہی ہیں جو زکواۃ کے ہیں۔

۴۔ وقف کا منتظم بقدر ضرورت مال وقف لے سکتا ہے لیکن ضرورت سے زیادہ لینے کا حقدار نہیں ہے۔

سود کی ممانعت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ہن ﷺ قال: الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق وأکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الربا وأكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات

(مسلم : كتاب الايمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سات مہلک اور تباہ کن گناہوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سے سات گناہ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ (اس کی عبادت یا صفات یا افعال میں کسی کو) شریک کرنا' اور جادو کرنا اور ناحق کسی آدمی کو قتل کرنا' اور سود کھانا' اور یتیم کا مال کھانا اور (اپنی جان بچانے کے لیے) جہاد میں لشکر اسلام کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا' اور اللہ کی پاک دامن بھولی بھالی بندیوں پر زنا کی تہمت لگانا۔''

مفہوم:

۱۔ اس حدیث میں سات مہلک گناہوں میں سود کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس سے سود کھانے کی بڑی وضاحت ہوتی ہے۔

۲۔ سود کھانے والے کا عبرت ناک انجام متعدد احادیث میں بیان ہوا ہے' جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔

۳۔ سود کے مفاسد بالکل واضح ہیں کہ جس سوسائٹی میں افراد ایک دوسرے کے ساتھ خود غرضی کا معاملہ کریں' کوئی شخص اپنی ذاتی غرض اور ذاتی فائدے کے بغیر کسی کے کام نہ آئے تو ایسی سوسائٹی میں لازماً محبت کے بجائے باہمی بغض و عداوت' حسد' بے دردی اور بے تعلقی نشو نما پائے گی یہی وجہ ہے کہ اس کا انجام بھی اس قدر دردناک ہے۔

سود خور کا عبرت ناک انجام

عن ابی هريره قال قال رسول الله ﷺ اتيت ليلة اسری بی علی قوم بطونهم كالبيوت فيها الحيّات تری من خارج بطونهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل؟ قال هؤلاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکلة الربوا. **(مسند احمد: مرویات ابی ھریرۃ)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس رات مجھے معراج ہوئی میرا گزر ایک ایسے گروہ پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کی طرح ہیں اور ان میں سانپ بھرے ہوئے ہیں جو باہر سے نظر آتے ہیں، میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ (جو ایسے عذاب میں مبتلا ہیں) انھوں نے بتلایا کہ یہ سود خور ہیں۔“

مفہوم:

۱۔ سود، بخل، خود غرضی، شقاوت، بے رحمی اور زر پرستی کی صفات پیدا کرتا ہے اور ہمدردی کے تعلقات کی جڑ کاٹ دیتا ہے، اسلام جس نہج (طریقہ) پر انسان کی اخلاقی تربیت کرتا ہے، سود اس کے لیے سم قاتل ہے۔

۲۔ جس شخص کا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے وہ کبھی بھی اس قدر عبرتناک انجام سے دوچار ہونے کے لیے سود کھانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔

عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ ﷺ لیاتین علی الناس زمان لایبقی احد الا اکل الربا فان لم یاکلہ اصابہ من بخارہ (ویروی من غبارہ) **(ابوداؤد: کتاب البیوع)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ: ”ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہر شخص سود کھانے والا ہوگا، (کوئی بھی اس سے محفوظ نہ ہوگا) اگر خود سود نہ بھی کھاتا ہوگا تو اس کے بخارات یا اس کا غبار ضرور اس کے اندر پہنچے گا۔“

مفہوم:

۱۔ قرض میں دیئے گئے رأس المال (اصل زر) پر جو زائد رقم مدت کے مقابلہ میں شرط اور تعین کے ساتھ لی جائے وہ سود ہے یعنی رأس المال پر اضافہ، اضافہ کی تعین مدت کے لحاظ سے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانا' اور معاملہ میں اس کا مشروط ہونا' یہ تین اجزائے ترکیبی (Elements) ہیں جن سے سود بنتا ہے۔

۲۔ ہر وہ معاملہ قرض جس میں یہ تینوں اجزاء پائے جاتے ہوں ایک سودی معاملہ ہے' قطع نظر اس سے کہ یہ قرض تجارت کے لیے لیا گیا ہو یا کسی شخص نے ضرورت پورا کرنے کے لیے لیا ہو اور قرض کا لینے والا امیر ہو یا غریب۔

۳۔ اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے امت کو اس خطرناک اور مہلک صورت حال پر متنبہ کیا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ کسی کے لیے بھی سود سے بچنا مشکل ہو جائے گا یعنی پورا معاشی نظام ہی ایسا ہو گا کہ ہر فرد سود خوری پر مجبور ہو گا جیسا کہ آج کل کے حالات سے صاف ظاہر ہے۔ اس لیے اس قسم کے حالات کو تبدیل کرنا تمام مسلمانوں کی مشترک ذمہ داری ہے۔

سود کی مختلف شکلیں

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله ﷺ الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء يدا بيد فاذا اختلفت هذه الا جناس فبيعوا كيف شئتم اذا كان يدا بيد

(صحیح مسلم: کتاب البیوع)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کی بیع سونے کے بدلے اور چاندی کی چاندی کے بدلے اور گیہوں کی گیہوں کے بدلے اور جو کی جو کے بدلے اور کھجوروں کی کھجوروں کے بدلے اور نمک کی نمک کی بدلے یکساں اور برابر اور دست بدست ہونی چاہیے' اور جب اجناس مختلف ہوں تو جس طرح چاہو فروخت کرو بشرطیکہ لین دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دست بدست ہو۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں جن چھ اشیاء کا ذکر ہے ان پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ ان اشیاء کا جب لین دین کیا جائے اور جنس بھی ایک ہو تو تبادلہ کرتے وقت کمی بیشی حرام ہے' مثلاً سونے کا تبادلہ سونے سے یا گندم کا تبادلہ گندم سے کیا جائے تو دونوں برابر اور دست بدست ہوں' اگر کمی بیشی ہے یا ایک طرف تو نقد ہے اور دوسرا ادھار کر رہا ہے تو یہ بھی درست نہیں ہے۔

۲۔ ان چھ اشیاء کے علاوہ باقی کن کن چیزوں میں بہ وقت تبادلہ برابری شرط ہے' اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء مختلف ہیں' جن کی تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔

۳۔ اس حدیث کا منشا یہ ہے کہ سود کے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں اور ایسے حالات سرے سے پیش ہی نہ آئیں جن سے سودی ذہنیت کو پروان چڑھنے کا موقع ملتا ہو۔

عن ابی سعید قال جاء بلال الی النبیﷺ بتمر بر نی فقال له النبیﷺ من این هذا؟ قال کان عندنا تمر ردی فبعث من صاعین بصاع فقال اوه عین الربا لا تفعل ولکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتربه

(بخاری و مسلم : کتاب البیوع)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بلالؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بہت اچھی قسم کی (برنی) کھجوریں لائے۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ یہ کہاں سے آئیں؟ انھوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس گھٹیا قسم کی کھجوریں تھیں میں نے وہ دو صاع دے کر ایک صاع برنی کھجوریں خرید لی۔ آپؐ نے فرمایا: "او ہو! یہ تو عین ربا ہوا' آئندہ ایسا کبھی نہ کرو' جب تم (کھجوروں سے) کھجوریں خریدنی چاہو تو پہلے اپنی کھجوریں بیچ دو۔ پھر ان کی قیمت سے دوسری کھجوریں خرید لو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ چونکہ حضرت بلالؓ نے دو صاع دیکر ایک صاع عمدہ کھجور خریدی تھی' اس قسم کی بیع کی رسول اکرم ﷺ ممانعت کر چکے تھے اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ یہی تو سود ہے۔

۲۔ شریعت نے انسان کی حقیقی ضروریات کو نظر انداز نہیں کیا ہے بلکہ کسی نہ کسی شکل میں اس کا حل بتایا ہے۔ حضرت بلال کو نبی ﷺ نے اس کا طریقہ یہ بتایا کہ جنس کا تبادلہ جنس سے کرنے کے بجائے اپنی کھجوریں بیچ کر اس کی قیمت سے عمدہ کھجوریں خرید لیتے تو اس میں کوئی قباحت نہیں تھی۔

ناجائز وصیت کی سزا دوزخ ہے

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ: ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھما الموت فیضار ان فی الوصیۃ فتجب لھما النار' ثم قرأ ابو ہریرۃ

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ٥

(النساء ۴ : ۱۲) (مسند احمد: مرویات ابی ہریرۃؓ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ : "کوئی مرد اور اسی طرح کوئی عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزارتے ہیں' پھر ان کے مرنے کا وقت آتا ہے تو وصیت کے ذریعہ سے ورثاء کو نقصان پہنچا دیتے ہیں تو ان دونوں کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد حدیث کے راوی ابو ہریرہؓ نے حدیث کے مضمون کی تائید میں سورہ النساء کی آیت ۱۳،۱۲ پڑھی : مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ سے لے کر ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ تک"

مفہوم :

۱۔ نیک آدمی بھی اپنے عزیزوں' رشتہ داروں سے خفا ہو جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے ترکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے انہیں کچھ نہ ملے تو مرتے وقت اپنے سارے مال کے بارے میں ایسی وصیت کر جاتا ہے جس سے یہ ایک وارث یا تمام ورثاء محروم ہو جاتے ہیں' حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی ﷺ کی تشریحات کی رو سے اسے حصہ ملنا چاہیے' ایسے مرد اور عورت کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ وہ ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت کرنے کے باوجود آخر میں جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ نے حدیث کے مضمون کی تائید میں جو آیت پڑھی' وہ سورہ نساء کے دوسرے رکوع کی آیت ۱۳ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ترکہ میں مرنے والے کے حصہ داروں کا حصہ مقرر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ حصے میت کی وصیت کو اور قرضہ کو ادا کرنے کے بعد ورثاء میں تقسیم ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا "خبردار! وصیت کے ذریعہ سے ورثاء کو نقصان مت پہنچانا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی فرمان ہے اور اللہ تعالیٰ علم اور حکمت والا ہے۔ اس نے یہ جو قانون بنایا ہے وہ جہالت پر مبنی نہیں ہے بلکہ علم پر مبنی ہے اور اس میں حکمت کام کر رہی ہے' ناانصافی اور ظلم کا شائبہ نہیں ہے' لہٰذا اس قانون کو خوش دلی سے قبول کرو۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں' اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی بات مانیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی' اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے' اور جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کریں گے اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود کو توڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا"۔

وراثت سے محروم کرنا

عن أنس رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ' من قطع میراث وارثه قطع اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میراثه من الجنة یوم القیامة (ابن ماجه: کتاب الفرائض)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اپنے وارث کو میراث سے محروم کر دے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنت کی میراث سے محروم کر دے گا۔“

وارث کے حق میں وصیت ناجائز ہے

عن ابن عباس قال رسول اللہ ﷺ لا تجوز وصیة لوارث الا ان یشاء الورثة

(مشکوة : کتاب الفرائض)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی وارث کے حق میں مرنے والے کی وصیت جاری نہ ہو گی مگر یہ کہ دوسرے ورثاء چاہیں۔“

وصیت کی آخری حد

عن سعد بن ابی وقاص قال' "عادنی رسول اللہ ﷺ وانا مریض فقال اوصیت؟ قلت نعم' قال بکم ﷺ قلت بمالی کله فی سبیل اللہ' قال فما ترکت لولدك؟ قلت هم اغنیاء بخیر' فقال اوص بالعشر' فمازلت انا قصه حتی قال' اوص بالثلث والثلث کثیر **(ترمذی: کتاب الجنائز)**

حضرت سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں بیمار تھا کہ نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپؐ نے پوچھا ”کیا تو نے وصیت کی ہے؟“ میں نے کہا ”ہاں“۔ نبیؐ نے پوچھا کتنے کی وصیت کی ہے؟۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں' میں نے اپنے پورے مال کی وصیت کی ہے۔“آپؐ نے فرمایا کہ: ”پھر اپنے بچوں کے لیے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا' وہ مالدار ہیں' اچھی حالت میں ہیں۔“ تو آپؐ نے فرمایا کہ ”نہیں! بلکہ اللہ کی راہ میں اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیت کر“۔ سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں برابر عرض کرتا رہا کہ حضور ﷺ! یہ تو بہت کم ہے کچھ اور بڑھایئے بالآخر نبی ﷺ نے فرمایا ”اچھا اپنے مال کے تہائی کی وصیت کر واور وہ بہت ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم:

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے والا اپنے مال کے صرف ایک تہائی میں وصیت کر سکتا ہے۔ اس کو اختیار ہے کہ چاہے کسی مدرسہ یا مسجد کے لیے وقف کرے یا کسی بھی ضرورت مند مسلمان کے حق میں وصیت کرے۔ اس سلسلے میں اس کو اختیار حاصل ہے۔

۲۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ وہ پہلے یہ دیکھے کہ ایسے کون سے عزیز رشتہ دار ہیں جن کو اس کے ترکہ میں سے اسلامی قانون وراثت کے تحت حصہ نہیں ملے گا۔ اگر ان میں سے کوئی عزیز عیال دار (بال بچوں والا) ہے اور اس کی مالی حالت اچھی نہیں ہے تو اس کے حق میں وصیت کرنا زیادہ باعث ثواب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام

جو شخص اسلام کے سنہری اصولوں سے آگاہی رکھتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کی نگاہ میں انسان کا اصل مفاد اس کی آخرت کا مفاد ہے' اسے آخرت ہی کے لیے جینا اور مرنا چاہیے' اور مسلم کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ دنیا پر آخرت کو ترجیح دے اور اسی کو اپنا اصل مرکز توجہ بنائے رکھے۔ یہ ایک روشن اور بدیہی حقیقت ہے' سورج سے بھی زیادہ روشن اور بدیہی۔

لیکن غلط فہمی نہ ہو' اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ اسلام دنیا کی ان چیزوں کو سرے سے کوئی اہمیت ہی نہیں دیتا جو انسان کی مادی زندگی کے لیے مطلوب ہوتی اور ہو سکتی ہیں۔ اس نے اس زمین پر انسان کی جو حیثیت قرار دی ہے' اس کی پیدائش کا جو مقصد بتایا ہے' روحانی بلندی اور تقرب الہٰی کا جو تصور پیش کیا ہے' اور اس کے لیے جو شاہراہ مقرر کی ہے' ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے ایسا خیال کرنا کہ اسلام انسان کی مادی ضرورتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا' اسلام سے کھلی ہوئی ناواقفیت کی دلیل ہے۔ مومن اور مسلم محض روح کا نام نہیں ہے بلکہ روح اور جسم دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اور ایک مسلمان کو اس دنیا میں اپنا فرض بجا لانے' اپنا مشن پورا کر دینے' اور اپنے پروردگار کی رضا حاصل کر لینے کے لیے جو کچھ کرنا ہے اس کے لیے جسم اور جسمانی قوتیں بھی قطعی ضروری ہیں۔ ایسی حالت میں وہ سر و سامان کیوں ضروری نہ ہو گا جس پر اس جسم کی اور ان جسمانی قوتوں کی بقا موقوف ہے' اور جسے ہم انسان کی معاشی ضرورت کہتے ہیں؟ چنانچہ پیغمبر ﷺ کا ارشاد ہے کہ

طلب کسب الحلا ل فریضة بعد الفریضة (بیهقی' بحواله مشکوٰة)

"فرض عبادتوں کے بعد حلال روزی کا کمانا بھی فرض ہے۔"

اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے سامانِ زیست کو جگہ جگہ **مال الله** (اللہ کا مال) **طیبات** (پاکیزہ چیزیں) **نعمة الله** (اللہ کی نعمتیں) اور **فضل الله** (اللہ کا فضل) کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض زندگی کی معاشی ضرورتوں کو اسلام پوری اہمیت دیتا ہے اور چاہتا ہے' چاہتا ہی نہیں بلکہ اس کا پورا پورا اہتمام کرتا ہے کہ کوئی شخص ان سے محروم نہ رہ جائے۔ یہ اہتمام ہمہ گیر قسم کا ہے اور چار مؤثر تدبیروں پر مشتمل ہے :۔

۱۔ ہر شخص کو اپنی روزی خود کمانے کی ترغیب وہدایت دی گئی ہے۔

۲۔ کمانے اور خرچ کرنے کی ضروری آزادی بھی دی گئی ہے اور کھانے اور خرچ کرنے پر کچھ ضروری پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں۔

۳۔ حاجت مند افراد کی ضرورتیں پوری کرنے کے بارے میں دولتمندوں کو اخلاقی ہدایات دی گئی ہیں۔

۴۔ معاشرہ کے نادار طبقات کے متعلق دولت مندوں کی ذمہ داریاں بھی متعین کی گئی ہیں جو زکوۃ اور انفاق اور دوسری بہت سی شکلوں میں ہیں۔

اسلام نے حصول دولت کے جتنے طریقوں کو ممنوع ٹھہرایا ہے وہ مختصراً یہ ہیں :

۱۔ دوسرے کا مال اس کی رضا کے بغیر بلا عوض لینا یا برضا اس طرح لینا کہ رضامندی کسی دباؤ یا دھوکے کا نتیجہ ہو۔

۲۔ رشوت

۳۔ غصب وخیانت خواہ وہ افراد کے مال میں ہو یا پبلک کے مال میں۔

۴۔ چوری' ڈاکہ۔

۵۔ ناپ تول میں کمی بیشی' فحش پھیلانے والے ذرائع کا کاروبار مثلاً گانے بجانے کا پیشہ' قحبہ گری بدکاری کی آمدنی' شراب کی انڈسٹری' جوا اور وہ تمام طریقے جن سے کچھ لوگوں کا مال دوسرے لوگوں کی طرف محض بخت واتفاق کی بناء پر منتقل ہوتا ہو' قسمت بتانے اور فال گیری وغیرہ کا کاروبار' سود خواہ اس کی شرح کم ہو یا زیادہ' خواہ وہ شخصی ضروریات کے لیے قرضوں پر ہو یا تجارتی' صنعتی اور زراعتی ضروریات کے قرضوں پر' اس کی تمام صورتیں حرام ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر و مراجع (یونٹ نمبر ۲۲)

۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، الجامع الصحیح، دار الفکر، بیروت

۲۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، مکتبہ مصطفی البابی الحلبی، قاہرہ ۱۹۳۷ء

۳۔ عمر پوری، عبد الغفار حسن، انتخاب حدیث، دار العلم، اسلام آباد

۴۔ کاندھلوی، محمد احتشام الحق، اسلامک انٹرنیشنل

۵۔ مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار الحدیث، قاہرہ ۱۹۹۱ء

۶۔ ندوی، جلیل احسن، سفینہ نجات، ادارہ ترجمان القرآن لاہور ۱۹۹۵ء

۷۔ ندوی، جلیل احسن، راہ عمل، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور

۸۔ نعمانی، محمد منظور، معارف الحدیث، دار الاشاعت، اردو بازار کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ